بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ - ۲۰ صلح ۱۳۴۹ ہش - ۲۰ جنوری ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۷

حضرت فضلِ عمرؓ کے محبوب مقاصد کی توسیع و تکمیل کے سلسلہ میں

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک نہایت اہم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کا مبارک آغاز

ایک عظیم مرکزی لائبریری قائم کرنے کی غرض سے لائبریری کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کی بابرکت تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے عاجزانہ دعاؤں کیساتھ بنیاد میں اپنے دستِ مبارک سے اینٹیں نصب فرمائیں

ربوہ ـــــ حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محبوب مقاصد کی توسیع و تکمیل کے سلسلہ میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ۱۸ ماہ صلح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء) بروز اتوار ایک نہایت اہم منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان ہوا۔ یہ منصوبہ حضرت فضلِ عمرؓ کے منشائے مبارک کے مطابق مرکزِ سلسلہ میں ایک جامع مرکزی لائبریری قائم کرنے کی غرض سے اس کے مناسبِ حال وسیع عمارت تعمیر کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اُس روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجوزہ عمارت کی بنیاد میں اپنے دستِ مبارک سے اینٹیں نصب فرما کر اِس اہم منصوبہ کے پہلے مرحلہ کا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ آغاز فرمایا۔ مرکزی لائبریری کی یہ عمارت دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے ملحق شرقی میدان میں تعمیر کی جا رہی ہے۔

سنگِ بنیاد کی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ کی معیت میں سوا گیارہ بجے قبل دوپہر زیرِ تعمیر لائبریری سے ملحقہ احاطہ میں تشریف لائے۔ جونہی حضور ایدہ اللہ کی موٹر کار احاطہ میں آکر رُکی فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے نائب صدر صاحب، جملہ ڈائریکٹران کرام و سیکرٹری صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ بعد ازاں حضور ان کی معیت میں اُس جگہ تشریف لائے جہاں جملہ مدعوین حضرات بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق قریشی صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں لائبریری کی زیرِ تعمیر عمارت کے منصوبہ کی بعض تفصیلات پر روشنی ڈال کر حضور سے کارکنان کو ہدایات اور دعاؤں سے نوازنے کی درخواست کی۔ سپاسنامہ پیش ہونے کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور دعاؤں سے نوازنے کے علاوہ مجوزہ عمارت کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

بعدہٗ حضور نے حاضرین کو ایک مختصر بایں ہمہ نہایت بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا علم و جہالت کی اِس دُنیا میں صرف تعصب کی بناء پر ہی اسلام پر اعتراض نہیں کئے جاتے بلکہ رائج الوقت علوم کی بناء پر بھی اعتراض کئے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اسلام کو کسی بھی مروّجہ علم سے کوئی اندیشہ اور خطرہ نہیں۔ یہ علوم ہیں ہی اِس لئے کہ اسلام ان سے خادموں کے طور پر کام لے۔ جب مروّجہ علوم کی اصل حیثیت خادمِ اسلام کی ہے اور اسلام نے ان سے خادموں کے طور پر کام لینا ہے تو پھر اسلام کے اِن خادموں کو جاننا انہیں پرکھنا اور ان سے کام لینے کے اسلوب معلوم کرنا ضروری ہے۔ یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایک عمدہ لائبریری نہ ہو۔ اس سے ایک جامع اور مکمل لائبریری کی ضرورت واضح ہے لیکن اِس ضمن میں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ لائبریری کسی عمارت کا نام نہیں ہے جس میں مختلف علوم و فنون کی کتابیں رکھی گئی ہوں لائبریری نام ہے اُس عمارت کا جس میں کتابیں بھی ہوں اور ساتھ ہی اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے تحقیق کرنیوالے دل اور دماغ بھی ہوں۔ پھر وہ تحقیق ہی کرنیوالے نہ ہوں بلکہ ساتھ ہی یہ دعا بھی کرنیوالے ہوں

(باقی ملاحظہ فرمائیں صٗ پر)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۹ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ابھی طبیعت ناساز ہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی تاحال ناساز ہے ابھی کافی تکلیف چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

● ربوہ ۱۹ صلح۔ حضرت بو زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی روز سے علیل ہیں۔ بخار اور کھانسی کی شدید تکلیف ہے بہت ہی کمزور ہو گئی ہیں۔ احبابِ جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین ٭

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادتِ باسعادت

یہ خبر جماعت میں مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم نواب محمد احمد خان صاحب کے دوسرے صاحبزادے مکرم محمود احمد خان صاحب کو بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک پہلی دختر عطا فرمائی ہے۔

نومولودہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پڑپوتی، نیز حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نواسی کی لڑکی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نواسے کی لڑکی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پوتی کی لڑکی یعنی اِن ہر سہ بزرگوں کی پڑنواسی اور محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہے۔

ادارۂ الفضل ولادتِ باسعادت کی اِس تقریبِ سعید

(باقی دیکھیں صٗ پر)

مجلس مشاورت

اِس سال مجلس مشاورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ۲۷-۲۸-۲۹ امان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۷-۲۸-۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

احباب حسبِ قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۱۹ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۹ فروری ۱۹۷۰ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔ نیز نمائندگان کا انتخاب کر کے بھی جلد از جلد اطلاع بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ صلح ۱۳۴۹ہش

اخلاق کی بنیاد

(۲)

حقیقت یہ ہے کہ کوئی اخلاق اخلاق نہیں ہو سکتا اور نہ ایسے اخلاق کو پائداری اور معنویت حاصل ہوتی ہے جس کے پیچھے تقوی اللہ نہ کام کر رہا ہو۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اخلاق دکھایا تھا وہ طبعی حالت کا اخلاق نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے تقوی اللہ تھا۔ آپ اس بات پر مامور تھے کہ آپ ظالم طبع ستم خو یہودیوں کے سامنے بردباری کا معیار پیش کریں اس لئے آپ نے جو کچھ کیا وہ تقوی اللہ کی روح پر مبنی تھا۔ جہاں تک اس اصول کی افادت کا تعلق ہے یہ الگ حقیقت ہے کہ یہ ایک وقتی بات تھی اور اس کی افادت بھی وقتی تھی۔ اسلام نے مکمل اصول کو پیش کیا ہے یعنی ایسی صورت میں موقع اور محل کو پیش نظر رکھ کر کردار کا مظاہرہ کیا جائے۔ یعنی اگر عفو کا موقع ہے تو عفو سے کام لیا جائے اور اگر جبر کا جواب جبر اصلاح کر سکتا ہو تو جبر استعمال کیا جائے۔ الغرض اصل چیز تقوی اللہ ہے۔ صحیح فیصلہ انسان اسی وقت کر سکتا ہے جب وہ تقویٰ سے کام لے۔ بیشک اس میں ایک حد تک انسانی عقل بھی مدد کر سکتی ہے لیکن عقل چونکہ خود محدود ہے اس لئے وہ ہر ماعلیہ و مالہٗ پر حاوی نہیں ہو سکتی لیکن تقوی اللہ ہماری رہنمائی کر سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں فرمایا ہے کہ

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یعنی قرآن کریم متقیوں کے لئے ہدایت دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلامی اخلاق یا ایسا اخلاق جو دنیا میں امن کے قیام کا باعث ہو سکتا ہے وہی انسان دکھا سکتا ہے جو اخلاق ~~کے پیچھے~~ تقوی اللہ کی بنیاد رکھتا ہے یعنی اسلام نے جو اخلاق کے اصول دیئے ہیں وہ اس وقت ہی موثر ہو سکتے ہیں جب تقوی اللہ کی روح کے ساتھ کئے جائیں ورنہ وہ محض طبعی حالتیں ہوں گی جو اخلاق نہیں کہلا سکتیں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اوپر کی عبارت میں واضح کیا گیا ہے۔ اور جو چیز انسانی اخلاق نہیں کہلا سکتی وہ کوئی جاندار اور دائمی نتیجہ بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ مسٹر ٹائن بی نے جو کچھ کہا ہے وہ محض طبعی اور عقلی نقطۂ نظر سے کہا ہے۔ اس لئے ایسی تلقین محض بیکار ہے اور کوئی بھی ایسی تلقین پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یو۔ این۔ او باوجود کوشش کے بھی ان عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکی جو عزائم لے کر وہ شروع کی گئی ہے یہاں تک کہ اپنا فیصلہ منوانے کے لئے وہ کوئی مادی طاقت بھی استعمال نہیں کر سکتی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتوں نے تعزیری قوانین بنائے ہوئے ہیں اور وہ جرائم کی سزا بھی دیتی ہے لیکن امن قائم رکھنے کے لئے وہ صرف ایک نہایت قلیل حد تک ہی کامیاب ہوتی ہے۔ اس کے باوجود جرائم روز بروز بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پاکستان ہی کو لے لیجئے حالانکہ یہاں قتل کی سزا موت ہے مگر روزانہ متعدد قتل ہوتے رہتے ہیں۔ اگر بغیر تقویٰ کے اس امر کو لوگوں کی عقل پر چھوڑ دیا جاوے تو قتل کے جرائم کی تعداد بہت بڑھ جائے۔ البتہ اگر انسانوں کے دل میں حقیقی طور پر تقوی اللہ موجود ہو تو جرائم کی تعداد کم کی جا سکتی ہے کیونکہ انسان کو جو چیز جرم سے روکتی ہے وہ اس کے اندر کی آواز ہے لیکن اگر اندر کی یہ آواز اس کو روکنے والی نہ ہو تو انسان جرم کی کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتا ہے۔

مشاہدہ بتاتا ہے کہ جرائم پیشہ لوگ وہی ہوتے ہیں جن کا ضمیر مردہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ تقوی اللہ سے عاری ہوتے ہیں۔ البتہ بعض نیک انسان بھی جذبات کے زیر اثر جرم کرتے ہیں مگر جرم کرنے کے بعد ان کا ضمیر ان کی مذمت کرتا ہے تو اکثر وہ اپنے جرم کا اقبال کر لیتے ہیں اور قانونی سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ایسی مثالیں انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں میں ملتی ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کے دل میں تقوی اللہ ہوتا ہے جو تھوڑی دیر کے لئے دب جاتا ہے اور انسان جرم کر گزرتا ہے۔ (باقی)

اعلان نکاح

رفیق احمد اختر صاحب ابن محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کا نکاح امۃ الباسط صاحبہ بنت محترم شیخ بشیر احمد صاحب کوئٹہ سے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ جنوری ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

ماہ فتح (دسمبر) ختم ہو چکا ہے۔ قائدین مجالس اس ماہ کی رپورٹ جلد تیار کر کے مرکز کو بھجوا دیں کیونکہ آپ کی رپورٹ کا ہمیں شدت سے انتظار ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقویٰ کے بغیر

پڑھ نہیں سکتا کوئی قرآن تقویٰ کے بغیر
پا نہیں سکتا فروغ ایمان تقویٰ کے بغیر

اشتراکیت ہو یا اسلام کا آئین ہو
چل نہیں سکتے ہیں اے نادان تقویٰ کے بغیر

کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْن آیا ہے قرآن میں
کس نے دیکھی ہے خدا کی شان تقویٰ کے بغیر

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" لیکن نہیں
نوح کی کشتی کا کشتیبان تقویٰ کے بغیر

آمریت ہو کہ ہو جمہوریت ہر سبب
ہے فساد و فتنہ کا سامان تقویٰ کے بغیر

تعلیم الاسلام احمدیہ کالج ماریشس میں ایک نہایت کامیاب تقریب

وزیر تعلیم۔ روس کے سفیر اور فرانس اور مڈغاسکر کے سفارتخانوں کے نمائندوں کی شرکت

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ ماریشس

> رضاکارانہ بنیاد پر جماعت احمدیہ ماریشس جو خدمت سرانجام دے رہی ہے وہ دوسرے لوگوں کے لئے قابلِ نمونہ اور لائق تقلید ہے۔
> (وزیر تعلیم)

۱۹ دسمبر کا دن تعلیم الاسلام احمدیہ کالج روز ہل ماریشس کی ۲ سالہ مختصر تاریخ کا اہم ترین دن تھا۔ جبکہ اس روز کالج کی سالانہ تقسیم انعامات اور اسناد کی تقریب بڑی کامیابی اور اہتمام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا پروگرام کئی ماہ قبل بنایا گیا تھا۔ اور اسی وقت سے تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ مختلف کلاسوں کے طالب علموں کے سپرد خوبصورت تعلیمی چارٹس بنانے کا کام کیا گیا۔ سکول کی روزمرہ تعلیم پر مشتمل دو ... کے (ہاتھ سے لکھے) اساتذہ کی زیر نگرانی تیار کروائے گئے۔ چنانچہ دسمبر کے پہلے ہفتہ تک یہ پروگرام پایہ تکمیل تک پہنچ گئے۔ اور عید کے بعد دیگر ضروری امور کی طرف توجہ کی گئی۔ کلاس رومز کی از سر نو پینٹنگ، فرنیچر کی مرمت۔ باسکٹ بال اور والی بال گراؤنڈز کی تیاری، کالج کی عمارت کے بیرونی حصہ کی صفائی، گیٹ کی تیاری سب ایسے امور تھے جو ایک ہفتہ کے اندر اندر تکمیل پذیر ہونے تھے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے سکول کے طلبہ اور خدام والنٹیرز نے صبح سے شام تک مسلسل کئی روز ان تھک کام کر کے کالج کو ایک نئی چمک اور سج دھج عطا کی۔ کالج ہال میں سٹیج اور مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام بڑا عمدہ تھا۔ سٹیج کے عین درمیان میں سامنے کی دیوار پر کالج کا (Motto) علم و عمل

Knowlege and practice

ماریشس کے قومی نشان کے ساتھ آویزاں تھا۔ اور باہر کالج کے بڑے گیٹ پر ٹی۔ آئی احمدیہ کالج پرائز گیونگ ڈے" کا بڑا بورڈ مہمانوں کو اندر آنے کی دعوت دے رہا تھا۔

معزز مہمانوں کو مدعو کرنے کے لئے دعوتی کارڈ بھی ایک صد کی تعداد میں چھپوا کر جاری کئے گئے۔ ہماری درخواست پر تقسیم انعامات کی تقریب میں شرکت کے لئے نہ صرف یہ کہ متعدد غیر ملکی سفارتوں نے وعدہ کیا۔ بلکہ بہت سی دلچسپ معلوماتی اور قیمتی کتب بھی بھجوائیں۔ جس کے لئے ہم پاکستان ہائی کمیشن امریکہ۔ روس۔ فرانس۔ اور انڈیا کے سفارت خانوں کے ممنون ہیں۔ اخبارات میں بھی اس تقریب کی اشاعت کے لئے communique بھجوائے گئے جو دو تین مرتبہ شائع ہوئے۔ طلباء کے والدین کے نام بھی شرکت کے دعوت نامے ارسال کئے گئے۔

تقریب کا آغاز

۱۹ دسمبر کو ½۲ بجے پروگرام شروع ہونا تھا۔ مہمان ۲ بجے آنا شروع ہو گئے۔ عین مقررہ وقت پر روس کے سفیر، فرانس اور مڈغاسکر کے سفارت خانوں کے نمائندے اور جناب وزیر تعلیم ماریشس مسٹر آر جمعدار تشریف لے آئے۔ گیٹ پر خاکسار اور محترم انچارج صاحب مشن مولانا منیر صاحب نے معزز مہمانوں کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور انہیں کالج ہال میں لا کر مقررہ نشستوں پر بٹھایا۔ پروگرام کے مطابق سب سے اول مہمانوں کی ضیافت طبع کے لئے تعلیمی خاکوں کا پروگرام پیش کیا گیا۔ کالج کے انگریزی کے استاد مسٹر عادل گانجی نے خاکے "جولیس سیزر" کا تعارف کرایا۔ ازاں بعد دس منٹ تک سکول کے طلباء نے نہایت عمدہ رنگ میں اسے پیش کیا۔ اور ناظرین سے خوب داد تحسین حاصل کی۔ اس کے بعد ایک مختصر سا سبق آموز خاکہ پیش کیا گیا اور ایک طالب علم نے مؤثر انداز میں ایک فرنچ نظم سنائی۔ اس تعلیمی اور تفریحی پروگرام کے بعد اصل کارروائی کا آغاز ہوا۔ معزز مہمان خصوصاً سٹیج پر رونق افروز ہوئے سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم محترم مولانا منیر صاحب نے ادا کئے۔

سب سے پہلے عزیزم امین جواہر طالب علم سال چہارم نے تلاوت کلام پاک کی۔ بعدہ عزیز عبد السلام سوکیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

فرنچ زبان میں پیش کی۔ جناب پرنسپل صاحب ٹی۔ آئی احمدیہ کالج مسٹر احمد حسین سوکیہ نے کالج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے اس ادارے کے قیام کے مقصد کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اس ادارے کا مطمح نظر یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ موریشین نوجوان اعلیٰ اخلاقی اور روحانی قدروں کے بھی حامل ہوں۔ اور وہ سوسائٹی کے بہترین افراد اور ملک کے بہترین شہری ثابت ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا نقطۂ نظر نفع کمانا نہیں بلکہ اپنی گرہ سے خرچ کر کے بھی اپنے نونہالوں کو بہترین درسی اور اخلاقی تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اپنی نوعیت کا یہ واحد سکول یا ادارہ نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے بانی علیہ السلام کے قائم کردہ ٹی۔ آئی ہائی سکول (جو اب ترقی کر کے ایم۔ اے ایم ایس سی تک اعلیٰ تعلیم کا گہوارہ بن گیا ہے۔ اور ربوہ پاکستان میں قائم ہے) کے نقش قدم پر دنیا کے بہت سے ممالک میں ایسے تعلیمی ادارے قائم ہو چکے ہیں اور مزید قائم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہر ملک کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ کالج کی دیگر سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مالی امداد لئے بغیر جماعت احمدیہ نے سکول کی یہ شاندار عمارت اپنی مدد آپ کے اصول پر تعمیر کی۔ اور اب اس سال کے دوران سائنس لیبارٹری کو بھی کافی حد تک ضروری سامان سے آراستہ کیا گیا ہے۔

بچوں کے کھیلنے کے لئے ان ڈور اور آؤٹ ڈور کھیلوں یعنی ٹیبل ٹینس، باسکٹ بال والی بال کا انتظام ہے۔ مستحق طلباء کی فیسیں معاف کی گئیں۔ اور متعدد غریب طلباء کو فیس میں رعایت دی گئی۔ دوران سال متعدد تفریحی ٹرپ، اہم مقامات، اور فیکٹریز کا معائنہ، کوہ پیمائی اور ساحل سمندر پر کیمپنگ میں طلباء نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اور امسال ۲۰ طلباء کو کوالیفائنگ ٹیسٹ برائے سینئر کیمبرج امتحان میں شریک ہوئے۔

پرنسپل صاحب کی رپورٹ کے بعد مختصر طور پر مکرم محترم انچارج صاحب مشن نے بھی یہ کالج قائم کرنے کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ معزز مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اور مختلف سفارتخانوں کی طرف سے کتب کے تحائف کے لئے بھی ممنونیت کا اظہار کیا۔ آپ نے مزید بتایا۔ کہ جماعت احمدیہ کا یہ تعلیمی ادارہ کھولنے سے مقصد یہ ہے کہ ملک کی تعلیمی میدان میں شاندار خدمات بجا لائی جائیں تا نہ صرف یہ کہ ملک میں خواندگی کا معیار بڑھے۔ بلکہ قوم کو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تہذیب یافتہ اور با اخلاق کارکن اور شہری میسر آئیں۔ امید ہے وزارتِ تعلیم بھی ہمارے اس نیک مقصد میں ہماری حوصلہ افزائی کرے گی۔

آپ کے مختصر خطاب کے بعد جناب وزیر تعلیم ماریشس مائیک پر تشریف لائے۔ آپ نے سب سے پہلے تو اس تقریب پر مدعو کئے جانے پر خوشی اور شکریہ کا اظہار کیا۔ اور بعدہ اس بات پر اظہار مسرت کیا کہ جماعت احمدیہ نے مذہبی اور سوشل خدمات بجا لانے کے ساتھ ساتھ اب تعلیمی میدان میں بھی ملکی خدمات انجام دینے کا آغاز کیا۔ آپ نے کہا کہ رضاکارانہ بنیاد پر کئے جانے والے تمام کام جو جماعت احمدیہ انجام دے رہی ہے۔ ان کی وجہ سے ماریشس کے تمام لوگوں کے لئے یہ قابل نمونہ اور لائق تقلید ہے۔ آپ نے کہا بالعموم لوگ تمام کاموں کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ڈال دیتے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ اپنی مدد آپ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ لوگوں کے لئے نمونہ کا کام دیتی ہے۔ آپ نے اس ضمن میں مسجد احمدیہ دار السلام اور کالج کی عمارت کی تعمیر اور عظیم الشان وقار عمل کا بھی تذکرہ کیا۔ جو ان کے ذہن میں اب تک تازہ ہے۔

اسی طرح اس سال اگست میں ساحل سمندر پر احمدیہ یوتھ کیمپ کے نظم و نسق کی ٹریننگ اور اطاعت و یک جہتی کی روح کا معائنہ کرتے وقت انہوں نے جس عمدہ تاثر کو قبول کیا۔ اس کا بھی اس موقعہ پر دوبارہ اظہار کیا۔ آپ نے اعلان کیا کہ وہ عنقریب گورنمنٹ کی طرف سے ٹی۔ آئی احمدیہ کالج کو گرانٹ ایڈ سکیم کے ماتحت استفادہ مہیا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ بعدہ آپ نے کالج کی ترقی اور معیار علمی اور عمدہ نتائج کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پندرہ منٹ کے خطاب کو ختم کیا۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے سالانہ امتحان میں اول دوم آنے والے طلباء میں جناب وزیر تعلیم نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور بعد ازاں

سالانہ کھیلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔

جناب وزیر تعلیم کی تقریر اور تقسیم انعامات کی تقریب کے بعد مکرم محترم انچارج صاحب مشن نے جملہ معزز مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ایک دعائیہ نظم کے بعد جو کالج کے تین بچوں نے پڑھی مہمانوں سے دوسرے کمرے میں تشریف لے چلنے کی درخواست کی گئی۔ اسی دوران جناب وزیر تعلیم اور دیگر معززین کو کیمسٹری کی تجربہ گاہ کا بھی معائنہ کرایا گیا۔ جہاں سائنس کے سامان کی نمائش کی گئی تھی۔ اور بعض تجربات بھی کئے جا رہے تھے۔ زائرین نے لیبارٹری کی شاندار عمارت اس کی تزئین و آرائش صفائی پر خوشی کا اظہار کیا۔

مہمانوں کے رخصت ہونے سے پہلے ان کو مسجد دارالسلام دفتر، لائبریری، مشن ہاؤس دکھائے گئے۔ جسے دیکھ کر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ بالخصوص یہ معلوم کر کے کہ یہ سارا کام رضاکارانہ بنیادوں پر ہوا ہے۔ بعد ازاں ۷۰۰۰ بجے مہمان رخصت ہوئے ایسے ریمارکس کے لئے تعلیم الاسلام کالج ماریشس اپنا تیسرا سال ۸ جنوری ۱۹۷۰ء سے شروع کر رہا ہے۔ اور موجودہ حالات کے لحاظ سے ابھی دو تین سال بڑی مشکلات کے ہوں گے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکل مراحل کو طے کرا کے اسے ایک معیاری ادارہ بنا دے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نشانات

ربوہ میں ہیں اللہ کی رحمت کے نشانات
اسلام کی سچائی کی رخشندہ علامات

یہ مہرِ درخشانِ خلافت کی ضیائیں
یہ مجلسِ عرفان یہ خطبات و بیانات

یہ نصرت و تائید الٰہی کے کرشمے
اللہ کے اک پیارے کی یہ زندہ کرامات

یہ علم یہ حکمت یہ معارف کے خزانے
ہر گھر میں یہ قرآں کی تلاوت یہ مناجات

یہ باہمی ہمدردی و خوش خلقیٔ احباب
یہ مہر و محبت یہ اخوت یہ مساوات

یہ جذبۂ ایثارِ غلامانِ محمدؐ
یہ طاعت و اخلاص یہ تنظیم و جماعات

مہدیؑ کے دلاروں کے یہ بے لوث مشاغل
یہ ذکرِ الٰہی یہ دعائیں یہ عبادات

افلاک سے اللہ کے افضال کی بارش
احمدؑ کی جماعت پہ یہ الطاف و عنایات

یہ تربیت و تزکیۂ انفس و اموال
لاریب ہیں سب فیضِ محمدؐ کے کمالات

حاصل ہو جنہیں سرورِ عالمؐ کی غلامی
ہوتی ہیں یہی ان کی صداقت کی علامات

اے حق کے طلب گار بڑے غور طلب ہیں
مامورِ زمانہ کی جماعت کے یہ حالات

دیکھو تو یہاں ہوتی ہیں کس شان سے پوری
نستانِ مسیحاؑ کی ترقی کی بشارات

ممکن ہو تو اک بار ضرور آ کے کریں آپ
ربوہ کے صفا کیش مکینوں سے ملاقات

ہمدردیٔ مخلوقِ خدا شیوہ ہے جن کا
اسلام کی خدمت میں جو مصروف ہیں دن رات

بہتر ہے کہ سامان کریں آج ہی کل کا
یکساں نہیں رہتے کبھی انسان کے حالات

ضائع نہ ہوں غفلت میں یہ دن عمر کے اپنی
واپس نہیں لوٹے کبھی گزرے ہوئے اوقات

صدیقؔ یہ حق باتیں سنا دے تو ہر اک کو
"شاید کہ اتر جائے کسی دل میں تری بات"

محمد صدیق امرتسری
ربوہ

ہماری بہن سعیدہ خانم مرحومہ

(محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی آل میں وہ سب پاک دل اور صاف باطن روحیں شامل ہیں۔ جن میں زمانۂ حال کی معروف عقل یعنی مصلحت بینی و چالاکی بے شک نہ ہو مگر جن کا ظاہر و باطن ایک ہے اور جو سچے اور سیدھے قول سدید کہنے والے مسلمان ہیں ایک دوسرے کے ہمدرد اور غم خوار، وقت پڑنے پر مونس و غمگسار۔ غصہ و تلخی کو جلد بھول جانے والے اور معاف کر دینے میں سبقت لے جانے والے۔ حشر کی دھوپ میں ایسے پاک دل انسانوں پر اللہ کی رحمت سایہ کرے گی۔

ایسے ہی نیک انسانوں میں سے ہماری ایک رشتہ کی بہن سعیدہ خانم بھی تھیں۔ جن کی وفات کی خبر ان کے میاں محمد صدیق احمد خان نے بذریعہ خط کل مجھے دی۔ ہماری یہ بہن ہمارے تایا خان عبدالغنی خان صاحب مرحوم کی جو ابا جان کے چچا زاد بھائی تھے سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ بہت ہی ہمدرد۔ محبت شعار اور دکھ درد میں دوسروں کے کام آنے والی خاتون تھیں۔ ہمارے آبائی وطن ویرووال افغاناں میں جب دار التبلیغ قائم ہوا۔ اور مبلغین آنے شروع ہوئے۔ تو ان کی مہمان نوازی میں یہ بھی پیش پیش تھیں۔ پیدائشی احمدی تھیں مگر شادی سیالکوٹ کے ایک پٹھان غیر احمدی خاندان میں ہوئی۔ کیونکہ تایا جان مرحوم کا دل قومیت کے فخر میں اٹکا ہوا تھا اور وہ اپنی اولاد کی شادیاں پٹھانوں میں کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ۔

۱۹۴۷ء کے ہنگامہ کے بعد دو ایک مرتبہ ملاقات ہوئی۔ اب قریباً پندرہ برس کے لمبے عرصہ (مگر کس قدر قلیل) کے بعد یکایک و اچانک ان کی وفات کی خبر سن لی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ انسان بھول جاتا ہے کہ تیر قضا ہر وقت تاک میں ہے۔ اس قسم کی اندوہناک خبر آئے تو اسے انہونی سمجھتا ہے۔ مگر یہ وقت سب پر آنے والا ہے۔

خواتین و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اس گمنام بہن کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان سب کو صراط مستقیم کے انعامات کا وارث بنائے نیز اس کے پسماندگان کو خصوصاً والدہ محترمہ یعنی ہماری تائی صاحبہ کو جو بقید حیات ہیں اور جنہیں بڑھاپے میں یہ صدمہ دیکھنا پڑا ہے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سائنس بلاک جامعہ نصرت کی تعمیر اور ابتدائی اخراجات کے نصف خرچ یعنی ۷۵ ہزار روپے کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر ڈالی تھی۔ لیکن بہنوں نے اس کام کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی۔ اس وقت تک ساڑھے اٹھارہ ہزار روپے صرف جمع ہوئے ہیں۔ اور ۵۶½ ہزار روپے کا جمع کرانا مستورات کے ذمہ ہے۔ جامعہ نصرت میں سائنس کی کلاسز کھل چکی ہیں۔ اور تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے انشاء اللہ تین سو یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام عمارت بنتے ہی کندہ کروا دیئے جائیں گے۔ صاحب حیثیت خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اس میں حصہ لیں تا ان کی قربانی کے نتیجہ میں یہ عمارت جلد از جلد مکمل ہو۔ گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل چندہ موصول ہوا ہے

۱۔	لجنہ اماء اللہ حیدرآباد	۱۷ روپے
۲۔	" " بہاول پور	۱۰ "
۳۔	مبارکہ شوکت صاحبہ لائلپور	۲۶۰ روپے۔ ان کا ۳۰۰ کا وعدہ پورا ہوگیا
۴۔	مسز ثریا رشید صاحبہ لاہور	۲۵ روپے
۵۔	حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	۳۰۰ "
۶۔	خاکسار مریم صدیقہ	۵۰ روپے۔ ۳۰۰ کا وعدہ پورا ہوگیا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحاج چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی

(قسط نمبر ۳)

علمی خدمات کے علاوہ خدا تعالیٰ نے اور بھی کئی رنگ میں آپ کو خدمتِ سلسلہ کی توفیق دی مثلاً پاکپتن میں مسجد احمدیہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے احمدی احباب کو بڑی مشکل درپیش تھی۔ لیکن آپ نے ہمیشہ نماز با جماعت کے لئے اپنے مکان کا ایک حصہ وقف کئے رکھا اور جماعت کے دوست تقریباً نصف صدی تک آپ کے مکان پر ہی نماز جمعہ ادا کرتے رہے لیکن آپ کے دل میں شروع سے ہی پاکپتن میں مسجد تعمیر کرانے کی شدید خواہش تھی۔ جب کبھی آپ کو کہا جاتا کہ آپ کرایہ کے مکان پر رہتے ہیں۔ اپنا مکان کیوں نہیں بنوا لیتے تو آپ یہی جواب دیتے کہ میں پہلے خدا کا گھر تعمیر کراؤں گا۔ اور اس کے بعد اپنا گھر بنواؤں گا۔ چنانچہ ۱۹۶۱ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش بھی پوری کر دی اور آپ نے پاکپتن میں پہلے مسجد تعمیر کرائی اور اسکے بعد اپنے مکانات بنوائے۔

آپ نہایت نیک نفس اور دیندار پیشہ بزرگ تھے اور دیانت و امانت میں آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو نہ صرف پاکپتن کے عام لوگ بلکہ اعلیٰ سرکاری عہدیدار بھی نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب آپ میونسپل کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ منتخب ہوئے تو روشنی کے منتظم نے آپ کے مکان کے سامنے بھی ایک گیس لگوا دیا۔ آپ کو معلوم ہوا تو اسے فوراً اتروا کر حکم دیا کہ یہ گیس ہسپتال کے سامنے لگا دیا جائے۔ میں اپنے عہدے سے کسی قسم کا ذاتی فائدہ اٹھانے کا روادار نہیں۔ اسی طرح ایک کیس میں فریق مخالف نے آپ کو ایک خطیر رقم پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ کل عدالت میں بحث کرتے وقت آپ فلاں قانونی نکتہ بیان نہ کریں تاکہ مقدمہ ہمارے حق میں فیصل ہو جائے۔ لیکن آپ نے نہایت سختی سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا اور کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے موکل کو دھوکا دوں۔

آپ کو دیوانی مقدمات میں اکثر ثالث مقرر کیا جاتا تھا اور آپ کی قانونی مہارت اور وسعتِ مطالعہ کے پیشِ نظر وکلاء عام طور پر کہا کرتے تھے کہ چوہدری صاحب تو چلتے پھرتے انسائیکلوپیڈیا ہیں اور انہیں جب کبھی کسی قانونی پیچیدگی کا سامنا ہوتا تو وہ اسے سلجھانے کے لئے آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ بحث کرتے وقت آپ صداقت کا دامن کبھی بھی اپنے ہاتھ سے چھوٹنے نہ دیتے تھے

آپ نام و نمود سے بہت بالا تھے طبیعت سادہ اور بے تکلف تھی۔ قومی فخر نام کو نہ تھا۔ ہمیشہ فرمانِ ایزدی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کو پیش نظر رکھتے۔ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہی تھا۔ جو سب سے زیادہ متقی تھا۔ ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار رہتے اور وہ انہیں کی غلامی کو اپنے لئے سرمایہ افتخار سمجھتے تھے۔

آپ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے اور غیر اسلامی رسومات کو قطعاً پسند نہ کرتے تھے۔ لباس نہایت سادہ اور صاف ستھرا پہنتے عام طور پر پگڑی لمبا کوٹ اور شلوار زیب تن فرماتے گھر سے باہر جاتے تو چھڑی ضرور ہاتھ میں رکھتے ملنے والوں سے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے اور اکرام ضیف کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے۔ مہمان نوازی کا بل کبھی لوکل فنڈ سے نہ لیتے اور نہ ہی جماعتی کاموں کے لئے کبھی سفر خرچ وصول کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ مجلس مشاورت اور انصار اللہ کے اجتماع میں آپ باقاعدہ شامل ہوتے اور مرکز سے جو بھی تحریک ہوتی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعت کے غرباء کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے اور ہر مشکل وقت میں ان کی مدد کرتے تھے۔ عشاء اور فجر کی نمازیں مسجد میں جا کر ادا کرتے (حالانکہ آپ کا مکان مسجد سے کافی فاصلہ پر واقع ہے) اور راہ میں ملنے والوں کو ہمیشہ پہلے السلام علیکم کہتے تھے۔ نماز عشاء سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سناتے اور نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیتے تھے۔ آپ کے اس معمول کا غیراز جماعت افراد پر بھی بڑا خوشگوار اثر تھا۔

آپ کو بچپن سے ہی نماز کی عادت تھی۔ جوان ہوتے تہجد کیلئے بھی اٹھنے لگے۔ گاہ گاہ اشراق کے نوافل بھی پڑھ لیتے تھے۔ ذکر الٰہی۔ قرآن مجید کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آپ کے محبوب مشاغل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپکی ایمانی حالت عرفانی حالت سے بدل گئی اور اللہ تعالیٰ خود آپکا مربی بن گیا۔ اور ہر کڑے وقت میں آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا رہا اور رؤیا و کشوف کے ذریعہ سے آپکی رہنمائی فرماتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص بہت اونچی آواز سے کہہ رہا ہے کہ اگر تم

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد

پڑھو تو پھر خدا تعالیٰ تمہاری طرف متوجہ ہو کر تمہاری باتوں کا خود بخود جواب دے گا (کتاب الرؤیا) اسی طرح طالب علمی کے زمانہ میں آپکو بدنظری سے بچنے کے لئے رؤیا میں تین دفعہ کلمہ طیبہ تین دفعہ استغفار اور تین دفعہ درود شریف پڑھنے کی ہدایت کی گئی۔ جو طہارت قلبی کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی (کتاب الرؤیا) ایک دفعہ نیم بیداری کی حالت میں آپکی زبان پر مندرجہ ذیل آیت جاری ہوئی کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں بدیوں کو مٹا ڈالتی ہیں۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل شعر بھی الہام ہوا کہ

منہ دلی در تتمہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ می خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را

(کتاب الرؤیا)

آپ صاحب کشف و الہام تھے اور جیسا کہ کلام پاک میں وعدہ کیا گیا ہے کہ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کو رؤیا و کشوف کے ذریعہ سے بشارتیں دیتا رہیگا۔ آپ کو بھی رؤیا و کشوف کے ذریعہ سے بکثرت بشارتیں ملتی رہیں۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۱۰ء سے اپنے رؤیا و کشوف قلمبند کرنے شروع کئے جن کی تعداد ۱۹۶۲ء تک اٹھائیس سو کے قریب پہنچ چکی تھی۔ جن میں سے آپ نے اشاعت کے لئے پندرہ سو انیس رؤیا و کشوف کا انتخاب کیا تھا۔ لیکن اسی دوران میں آپ کی وفات ہو گئی اور یہ کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

حضرت چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جہاں رؤیا و کشوف کی نعمت سے بہرہ مند کیا تھا وہاں آپ کو کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بھی ارزانی فرمائی تھی اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ آپ اپنے اہل و عیال کے لئے واقعی بہترین تھے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ آپ کی شادی طالب علمی کے زمانہ میں ہی چوہدری فیض بخش صاحب آف سرڈعہ کی دختر نیک اختر سے ہو گئی تھی جو بہت بابرکت ثابت ہوئی۔

آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام زینب بی بی ہے جو بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ آپ کے ہاں آٹھ بچے تولد ہوئے جن میں سے دو لڑکیاں بچپن میں فوت ہو گئیں اور ایک لڑکی اور پانچ لڑکے بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں۔ ناموں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ محترمہ اصغری بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری رشید احمد خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز ملتان

۲۔ چوہدری عبد الرحمٰن خانصاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس ملتان

۳۔ میجر انور احمد خانصاحب ڈپٹی ڈائریکٹر آف بیسک ڈیموکریسی بہاولنگر

۴۔ چوہدری مبارک احمد خانصاحب محکمہ پولیس لاہور

۵۔ چوہدری مبشر احمد خانصاحب ملتان

۶۔ چوہدری منیر احمد خاں صاحب P.R.D ملتان

آپ کی اولاد بفضلہ تعالیٰ ساری کی ساری احمدی ہے۔ اور خلافت حقہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھتی ہے۔

حضرت چوہدری صاحب فارغ التحصیل ہونے کے بعد سوا سال گوجرانوالہ میں رہے۔ اور پھر اپریل ۱۹۱۳ء میں پاکپتن آ گئے اور یہیں مستقل رہائش اختیار کر لی اور ایک نہایت کامیاب زندگی گزارنے کے بعد ... دسمبر ۱۹۶۴ء کو بعمر چھتر سال وفات پا گئے۔ فوت ہونے سے تین روز قبل آپ نے گھر والوں کو ہدایت کی کہ جب کوئی فوت ہو جائے تو اس کا منہ دائیں طرف موڑ دینا چاہیئے اور اس کا سر شمال کی طرف کر دینا چاہیئے۔ تاکہ میت کا منہ قبلہ کی طرف ہو جائے۔ اور تدفین میں جلدی کرنی چاہیئے۔

۵ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز منگل آپکو دل کا دورہ پڑا جو مہلک ثابت ہوا۔ اور اسی دن تقریباً ساڑھے دس بجے شب آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی آپ چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کی نعش بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچائی گئی۔ جہاں مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں آپ کے عزیز و اقارب کے علاوہ ربوہ کے احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور پھر آپکو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (خلیفۃ المسیح الثالث) نے دعا کرائی۔

چندہ امداد برائے اعزہ و اقارب درویشان

ماہ فتح ۴۸ میں چندہ امداد برائے اعزہ و اقارب درویشان بھجوانے والے بہن بھائیوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ چندہ دہندگان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ہر رنگ میں ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔
(ناظر خدمت درویشان)

نمبر شمار	نام و پتہ	رقم
۱ -	مکرم میاں ضیاء اللہ خان صاحب لاہور	۱۰۰ — ۰۰
۲ -	مکرمہ والدہ صاحبہ اختر محمود صاحب لاہور	۳۰ — ۰۰
۳ -	مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب راولپنڈی	۸ — ۰۰
۴ -	مکرم صاحبزادہ عبد الحمید صاحب آف ٹوپی	۲۰ — ۰۰
۵ -	” کمال الدین حبیب احمد صاحب سیرالیون	۱۲ — ۰۰
۶ -	مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب واہ ڈی	۲۰ — ۰۰
۷ -	مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ والدہ سید مقبول احمد صاحب پنڈ سعید	۵ — ۰۰
۸ -	مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ	۰ — ۵۰
۹ -	” محمد زمان صاحب کارکن امور عامہ خارجہ ربوہ	۲ — ۰۰
۱۰ -	” ملک غلام فرید صاحب ٹمپل روڈ ۔ لاہور	۱۰۰ — ۰۰
۱۱ -	مکرمہ اہلیہ صاحبہ سردار بشیر احمد صاحب لاہور	۱۰ — ۰۰
۱۲ -	مکرم سردار رفیق احمد صاحب ربوہ	۱۰ — ۰۰
۱۳ -	مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد ابراہیم صاحب مرحوم پسرور	۱۰ — ۰۰
۱۴ -	مکرم سید سراج الدین صاحب عباسی مقام مل کالونی بکھر	۵۰ — ۰۰
۱۵ -	” بیگم صاحبہ چوہدری نجا احمد صاحب کراچی	۱۰۰ — ۰۰
۱۶ -	” محمد ابراہیم صاحب سادھوچودی ربوہ	۵ — ۰۰
۱۷ -	” شیخ محمد یوسف صاحب ڈگل پور	۳ — ۰۰
۱۸ -	” عبد الکریم صاحب ناظم آباد کراچی	۲۵ — ۰۰
۱۹ -	” سید بشیر احمد صاحب ہاشمی اسلام آباد	۵ — ۰۰
۲۰ -	” ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب لاہور	۵۵ — ۰۰
۲۱ -	” صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ	۱۰۰ — ۰۰
۲۲ -	” چوہدری صلاح الدین صاحب ربوہ	۱۰۰ — ۰۰
۲۳ -	” ڈاکٹر ایم اے ظفر صاحب	۱۰۰ — ۰۰
۲۴ -	جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر	۲۰ — ۰۰
۲۵ -	مکرم شمس الدین صاحب سیکرٹری مال کوٹھ شاہ دین نواب شاہ	۱۰ — ۰۰
۲۶ -	” محمد عیسیٰ صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ	۱۳۰ — ۵۰
۲۷ -	” منصور احمد صاحب کرتو شیخوپورہ	۲۰ — ۰۰
۲۸ -	” رئیس شفیع صاحب لاہور چھاؤنی	۱۲۰ — ۰۰
۲۹ -	” کیپٹن محمد عبد اللہ صاحب باب الابواب ربوہ	۶۰ — ۰۰
۳۰ -	” محمد احمد صاحب ظفر	۱۰۰ — ۰۰
۳۱ -	” محمد شفاق صاحب گوندل گوجرانوالہ	۲۰ — ۰۰
۳۲ -	” عبد الغفار صاحب سیکرٹری مال سرگودھا	۶۰ — ۰۰
۳۳ -	” عبد الباری صاحب سیکرٹری مال قمر آباد نواب شاہ	۷۹ — ۰۰
۳۴ -	” حکیم مرغوب اللہ صاحب	۷۵ — ۰۰
۳۵ -	” سیکرٹری مال صاحب پسرور	۱۵ — ۰۰
۳۶ -	” بشیر احمد صاحب سمن آباد لاہور	۱۳ — ۰۰
۳۷ -	” چوہدری جلال الدین صاحب واہ ڈی	۳۰ — ۰۰
۳۸ -	” محمد عاشق صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال	۱۰ — ۰۰
۳۹ -	” محمد رشید صاحب بلد شد نوشہرہ کینٹ	۱۰ — ۰۰
۴۰ -	” مولوی شیخ محمد صاحب سیکرٹری مال $\frac{۵۲}{۲۷}$ ساہیوال	۱۹ — ۵۰
۴۱ -	” شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۶۱ — ۰۰
۴۲ -	” صدر صاحب سمن آباد ۔ لاہور	۳۸ — ۰۰

(باقی)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

قائدین سالانہ اجتماع کا چندہ ابھی سے وصول کرنا شروع کر دیں

تمام قائدین خدام الاحمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع پر ہر مجلس کی نمائندگی ضروری قرار دے دی ہے چنانچہ امسال سالانہ اجتماع کے اخراجات گزشتہ سالوں کی نسبت بڑھ جائیں گے۔ اس کے پیش نظر قائدین خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ ابھی سے خدام سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کرنا شروع کر دیں اور وصول شدہ رقوم مرکز کو ارسال کرتے رہیں۔
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ بجٹ سال $\frac{۴۹ - ۴۸}{۷۰ - ۶۹}$ ہش ارسال کریں۔

خدام الاحمدیہ کے سال $\frac{۴۹ - ۴۸}{۷۰ - ۶۹}$ کے بجٹ مرکز میں ارسال کرنے کی تاریخ ماہ اگست تھی مگر ابھی تک بعض مجالس کے بجٹ مرکز میں موصول نہیں ہوئے۔ ایسے تمام قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ اس طرف توجہ فرمائیں اور اس ماہ کے اندر اندر ضرور بجٹ مرکز کو ارسال فرما دیں۔
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ اطفال کے بجٹ بھی ارسال کریں۔

قائدین خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں اور اگر ان کی مجلس اطفال قائم ہے تو اطفال الاحمدیہ کے بجٹ بھی مرکز کو ارسال کریں۔ زیادہ سے زیادہ ۳۱ جنوری تک تمام مجالس اطفال الاحمدیہ کے بجٹ مرکز کو موصول ہو جانے چاہئیں۔
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کامیابی کا معیار

اطفال الاحمدیہ کو سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کروانے کی کامیابی کا معیار یہ ہے کہ کوئی ایک طفل بھی ایسا نہ رہے۔ جس نے یہ آیات یاد نہ کر لی ہوں۔ پس قائدین مجالس اور قائدین اضلاع کا فرض ہے کہ جب تک وہ اس معیار کو حاصل نہیں کر لیتے اپنے کام کو مکمل نہ سمجھیں اور پوری ہمت کے ساتھ کام کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔ آمین
(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کے لڑکے مرزا محمد اقبال صاحب مبلغ گیمبیا کا نکاح محترمہ صفیہ بی بی دین صاحبہ بنت مکرم محمد عبد اللہ صاحب عمر دار الیمن ربوہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ جملہ احباب کرام اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ دولہا مکرم و محترم محمد عبد اللہ صاحب لائبریرین مدفون بہشتی مقبرہ قادیان کے پوتے ہیں۔
(مرزا عبد العزیز فتح پور ۔ ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بہن اہلیہ شیخ عبد الحمید صاحب انسپکٹر پولیس دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔
(امۃ الرحیم شاہدہ ربوہ)

۲۔ میں انتڑیوں کی بیماری کا دو دفعہ اپریشن کرانے کے باوجود صحت حاصل نہیں کر سکا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت اور فراخی رزق کی زندگی عطا فرمائے۔ آمین
(ہومیوپیتھک ڈاکٹر عطاء الٰہی احمدی ڈیوس روڈ لاہور ۱۷ لکھنہ بلڈنگ چوک برف خانہ)

۳۔ میرا بچہ عزیزم لطف الرحمٰن عموماً بیمار رہتا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔
(خاکسار عبد الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

استقامت ـــــ کامیابی کی شرطِ اوّل

قرآن حکیم جو نیکیاں ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے ان کو دینی تعلیمات میں شامل کرتا ہے۔ ان نیکیوں میں استقامت بہت اہم نیکی ہے۔ استقامت یہ ہے کہ ایک مقصد جسے حاصل کرنا ضروری ہے اس کی راہ میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں ان کے مقابلے میں مضبوطی سے قائم رہ کر کوشش جاری رکھی جائے ہر سختی برداشت کی جائے اور مقصد سے مونہہ نہ موڑا جائے یہاں تک کہ وہ حاصل ہو جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن حکیم میں جس بات کا حکم دیا گیا ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تاکید ان الفاظ میں آئی ہے

فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ

جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہیئے

قرآن حکیم میں استقامت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ اور نیکی پر قائم رہنے والوں کو بہت سراہا گیا ہے اور ان کے انعامات بیان کئے گئے ہیں۔

قرآن حکیم کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو نمونۂ کمال کا درجہ دیا گیا ہے۔ آپ کی ذات گرامی میں جو کمال واقعہ ہو گیا ہے صرف وہی کمال سمجھے جانے کے لائق ہے اور اسی سے کمال کا حاصل ہونا باور آتا ہے۔

مسلمانوں کو جو وابستگی آپ کی ذات والا صفات سے ہے اس کی وجہ سے آپ کے اتباع کا ولولہ پیدا ہوتا ہے، آپ کی پیروی کے بغیر نہ کوئی فضیلت میسر آسکتی ہے نہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوسکتی ہے کیونکہ آپ ہی کو تمام فضائل کا نمونۂ کامل بنا کر اللہ پاک نے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کا نمونۂ کمال ہونا فضائل کے پیدا کرنے میں مؤثر ہے کیونکہ ہر کمال شخصیت کے نفوذ سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ اخلاقی نیکی اور بدی وہ اعمال ہیں جو خواہش اور فرض کے درمیان کشمکش سے پیدا ہوتے ہیں۔ نیکی فرض کے بجا لانے کا نام ہے اور بدی فرض کے خلاف خواہش کو یا مصلحت کو پورا کرنے کا نام ہے

فرض کے پورا کرنے میں ہماری خواہش حائل ہوتی ہے۔ ہماری خواہشات کا نیکیوں کے راستے میں حائل ہونا اخلاق تربیت کے لئے ایک سازگار شرط ہے نیکی میں ایک رکاوٹ تو اخلاق کی اپنی خواہش ہے اس کے ہوتے ہوئے فرض کا پورا کرنا ضروری ہے مگر ایک فرد کی اپنی خواہش کے علاوہ دوسروں کی خواہشات بھی انسان اخلاقی زندگی میں مشکل پیدا کرتی ہیں اور رکاوٹ بنتی ہیں جو رکاوٹ دوسروں کی طرف سے پیدا ہوتی ہے وہ معاشرے کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے انسان کی اپنی خواہش ہے جو نیکی میں رکاوٹ بنتی ہے اس پر غالب آنا آسان ہے اور وہ رکاوٹیں اور مشکلات جو معاشرے کے اندر دوسرے افراد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں ان کا مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ یہی مشکل ایسی مشکل ہے جو استقامت کی طلبگار ہے اور استقامت کے بغیر سر نہیں ہوسکتی۔ عزم و ہمت کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کرنا ہی استقامت ہے۔

استقامت کے بھی درجات ہیں ایک اپنے غلط میلانات اور خواہشات پر غالب آنے کے لئے ضروری ہے، دوسرے کسی رکاوٹ کے مقابلہ کرنے کے لئے مطلوب ہے جو دوسروں کی طرف سے پیدا ہو تیسرے وہ مشکلات جو ایک منظم جماعت کو دوسرے گروہوں کے باعث پیش آتی ہیں۔ دوسرے افراد اور دوسرے گروہوں کی پیدا کی ہوئی رکاوٹوں کا مقابلہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو درپیش تھا اسی پر غالب آنے کے لئے استقامت ضروری تھی دراصل استقامت ہی کامیابی کی شرط ہے ہر وہ مقصد جو انسان کے سامنے آتا ہے اسے وصل کرنے کے لئے جدوجہد اس لئے ضروری ہوتی ہے کہ اس کے راستے میں کچھ رکاوٹیں پیش آتی ہیں یہی رکاوٹیں سوئے ہوئے ارادے کو بیدار کرتی ہیں۔ ان رکاوٹوں کے دور کرنے میں سختی برداشت کرنے سے استقامت پیدا ہوتی ہے جتنا عظیم مقصد ہوگا اس کے حاصل کرنے کے راستے میں اتنی ہی مشکلات پیش آئیں گی۔ ان کے مقابلے سے استقامت پیدا ہوگی کوئی اسلام کو غالب کرنے سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے راستے میں جو مشکلات ہیں ان سے بڑھ کر کوئی اور مشکلات نہیں ہوسکتیں اور کبھی اور جتنی ہیں ایسی استقامت نہیں ہوسکتی جیسی اس مقصد کے لئے ضرور ہے۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اِعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۹ء کو مسجد مبارک ربوہ میں میرے بیٹے ڈاکٹر حامد اللہ خان حال سکاٹ لینڈ کا نکاح ہمراہ عزیزی فرحت جہاں بیگم دختر برادرم عبدالقدوس خان صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ مہر پڑھا نیز میری بیٹی عزیزی نیرہ مبشرہ کا نکاح ہمراہ عزیزم لفٹیننٹ عبدالودود خان پسر برادرم عبدالقدوس خان صاحب بعوض مبلغ سات ہزار روپیہ مہر پڑھا احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے جانبین کے لئے برکات کا باعث بنائے آمین۔

(محمد اسلام خان سپرنٹنڈنٹ الیکٹریسٹی واپڈا۔ پشاور)

احمدی والدین کی خدمت میں!

بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بنیادی طور پر والدین کے کندھوں پر ہے احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان کے جگر گوشے کس حد تک تربیت یافتہ ہیں۔ خاص طور پر یہ جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لی ہیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۱۸

دلچسپ اور مفید طبّی تجربات

مکرم خواجہ سلطان محمود صاحب مدینہ کالونی لاہور کینٹ سے تحریر فرماتے ہیں :-

"خاکسار نے محمود ہومیو سسٹم کے پائلز کیور کے چند کیپسول استعمال کئے اور مجھے بواسیر کی تکلیف سے آرام آگیا، واقعی بہت زود اثر دوا ہے"۔

مکمل کورس :- ۱۰/ روپے

ڈاک خرچ :- ۱/۵۰ ء

ہماری مجربات ادویات کے متعلق اپنی آراء سے آگاہ فرماتے رہیں اس سے ضرورت مندوں کو فائدہ اور آپ کو ثواب ہوگا

محمود ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۔۳ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور ٭ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

مرکزی لائبریری کی وسیع عمارت کا سنگِ بنیاد

بقیہ صفحہ اوّل

جو ہمیں سکھائی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ (اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا) اور پھر وہ یہ دُعا اس درد اور تڑپ کے ساتھ کرنے والے ہوں کہ اس دُعا کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ اس طرح وہ اپنی تحقیق اور اپنی عاجزانہ دُعاؤں کے ذریعہ ساری دُنیا میں اسلام کا نام بلند کرنے والے ہوں۔ پس احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اس رنگ میں قبول فرمائے کہ یہ لائبریری دُنیا میں حقائق الاشیاء کو پھیلانے کا موجب ہو اور اس سے استفادہ کرنے والے دُنیا کے دلوں اور دماغوں کو جیتنے والے ہوں تا دُنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور ہر طرف اسلام غالب آتا چلا جائے۔

بنیاد میں اینٹوں کی تنصیب

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معیت میں مجوزہ عمارت کی کھدی ہوئی بنیادوں کی طرف تشریف لے گئے حضور نے بنیاد میں مقررہ جگہ بیٹھ کر پہلے ایک اینٹ ہاتھ میں لی۔ اور دیر تک زیرِ لب دُعا کرتے رہے پھر اس اینٹ کو اپنے دست مبارک سے بنیاد میں نصب فرمایا۔ حضور نے اس کے علاوہ یکے بعد دیگرے دو اور اینٹیں بھی نصب فرمائیں۔ اس طرح حضور نے کُل تین اینٹیں اپنے دستِ مبارک سے نصب کیں۔

اس کے بعد حضور کی اجازت سے علی الترتیب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن، محترم کرنل عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ انجمن احمدیہ تحریک جدید اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر انجمن احمدیہ وقفِ جدید نے ایک ایک اینٹ بُنیاد میں نصب کی۔

بعدہٗ فضل عمر فاؤنڈیشن کے سابق اور موجود ڈائرکٹر صاحبان نے بھی ایک ایک اینٹ بُنیاد میں رکھی ان میں محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔ محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن لاہور، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم سید داؤد احمد صاحب اور محترم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ شامل تھے۔ ایک اینٹ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے بھی رکھی۔

اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ سے بھی اینٹیں رکھوائی گئیں ان میں محترم حاجی محمد فاضل صاحب، محترم صوفی غلام محمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال (آمد) محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی اور محترم بابا دین محمد صاحب شامل تھے۔

اس کے بعد حضور نے بنیادوں کے پاس کھڑے ہو کر اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قصر خلافت واپس تشریف لے گئے۔ اس موقع پر حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ نیز مجوزہ عمارت کے احاطہ میں ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔

مجوزہ عمارت کے بعض کوائف

سر دست لائبریری کی عمارت میں پچاس ہزار کتب کے لئے جگہ مہیا کی گئی ہے دو ریڈنگ روم تجویز کئے گئے ہیں۔ ایک اخبارات و رسائل کے مطالعہ کے واسطے اور ایک کتب کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے علاوہ ازیں چھ کمرے تجویز کئے گئے ہیں جن میں ایک ایک ریسرچ سکالر بیٹھ کر ریسرچ کا کام کر سکے گا۔ دو کمرے ایسے تجویز کئے گئے ہیں کہ جن میں بیک وقت چار ریسرچ سکالرز کام کر سکیں گے۔ مائیکرو فلم اور لائبریری سٹاف کے لئے بھی انتظامیہ بلاک میں علیحدہ علیحدہ کمرے تجویز کئے گئے ہیں۔ ایک اٹنڈنس ہال ان کے علاوہ ہو گا۔ جو اگزیبیشن کے کام بھی آ سکے گا۔ لائبریری کی بنیادیں اتنی گہری اور مضبوط ہوں گی۔ کہ بعد میں ان پر مزید عمارت تعمیر ہو سکے گی۔ اور لائبریری کو حسب ضرورت وسیع کیا جا سکے گا۔

اس عمارت کا نقشہ مشہور آرکیٹیکٹس میسرز پرویز اینڈ محمود ایسوسی ایشن لاہور نے تیار کیا ہے اس ایسوسی ایشن نے پاکستان کے مختلف شہروں میں بعض اہم تعمیرات اور پارکس وغیرہ کے ڈیزائن تیار کئے ہیں اور بعض ڈیزائنوں پر انعام بھی حاصل کیا ہے۔ اس ایسوسی ایشن کی طرف سے ملک کے نامور آرکیٹیکٹس جناب محمود حسن صاحب اور پرویز نعیم صاحب نیز جناب عبدالحمید صاحب بی ایس سی۔ سول انجنیئر (عمارت کا نقشہ جن کے باہمی تعاون کا نتیجہ ہے) نے اس عمارت کی تمام ڈرائنگ کا ایک سیٹ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اسے حضور نے قبول فرماتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ نقشہ کے مطابق عمارت بنوانے اور نگرانی کے کام کے لئے مشتاق احمد خان صاحب انجنیئر کی خدمات حاصل کی گئی ہیں آپ ریٹائرڈ انجنیئر ہیں اور بڑی عمارتوں کی تعمیر کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ حضور نے سنگ بنیاد رکھنے کے بعد آپ کو بھی شرف مصافحہ بخشا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے جامع لائبریری کے منصوبہ میں سے عمارت کا حصہ اپنے ذمہ لیا ہے اور اس کے لئے ساڑھے تین لاکھ روپے کا بجٹ منظور کیا ہے عمارت تیار ہونے تک کتب اور جملہ دیگر ضروریات کی فراہمی کے سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ سکیم تیار کر کے حضور کی رہنمائی اور منظوری سے اس پر عمل درآمد کرے گی انشاء اللہ العزیز۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت (بقیہ اوّل)

پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ بُو زینب صاحبہ مدظلہا، محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارک باد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ منشی حمید الدین صاحب شہید مرحوم وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۹ ر صلح۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ منشی حمید الدین صاحب (بی اے بی ٹی) شہید مرحوم جو حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا کی خادمہ تھیں ۱۸ ر ماہ صلح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۱۸ ر جنوری ۱۹۷۰ء) کو پونے بارہ بجے دوپہر بعمر ۶۲ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیر ہدایت محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اسی روز نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواستِ دُعا

میرے بھتیجے عبد الرشید صاحب بگوی ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ علاج کے لئے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

بزرگان سلسلہ سے استدعا ہے کہ عزیز کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔

بشیر احمد سیال
انسپکٹر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۷۶